Globethics Repository

Roze Mahshar ur Washan Mustafa (PART 3)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-18 12:08:35
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/188488

۱۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ. (۱)

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے ایک قوم ضرور میری شفاعت کے سبب جہنم سے نکلے گی، پس انہیں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔''

۲۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بعد میں اپنے فضل سے اُن سے یہ ''جہنّمیّون'' کا ٹائٹل بھی ختم فرما دے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَدْخُلُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمُ النَّارَ، فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ: مَا أَغْنَى عَنْكُمْ إِيْمَانُكُمْ وَ نَحْنُ وَ أَنْتُمْ فِيْ دَارٍ وَاحِدَةٍ مُعَذَّبُوْنَ، فَيَغْضَبُ اللهُ لَهُمْ، فَيَأْمُرُ مَالِكًا فَلَا يَدَعُ فِي النَّارِ أَحَدًا يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيُخْرَجُوْنَ وَقَدِ احْتَرَقُوْا حَتَّى صَارُوْا كَالْحُمَّةِ السَّوْدَاءِ إِلَّا وُجُوْهَهُمْ، وَ أَنَّهُ لَا تَزْرَقُ أَعْيُنُهُمْ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرَ الْحَيَوَانِ، فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ، فَيُذْهَبُ عَنْهُمْ كُلُّ قَتَرَةٍ وَأَذًى ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ. فَتَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ: طِبْتُمْ

---

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء أن للنار نفسين و ما ذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد، ۴: ۷۱۵، رقم: ۲۶۰۰

۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ۲: ۱۴۴۳، رقم: ۴۳۱۵

۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۸: ۱۳۷، رقم: ۲۸۷

۴۔ عسقلاني، فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ۱۱: ۴۲۹

فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ، فَيُدْعَوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَدْعُوْنَ اللهَ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِکَ الإِسْمَ فَـلَا يُدْعَوْنَ بِهِ أَبَدًا، فَإِذَا خَرَجُوْا مِنَ النَّارِ قَالَ الْکُفَّارُ: يَا لَيْتَنَا کُنَّا مُسْلِمِيْنَ، فَذٰلِکَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِيْنَo﴾ [الحجر، ١٥: ٢].[1]

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہلِ ایمان میں سے ایک قوم اپنے گناہوں کے باعث جہنم میں داخل ہوگی تو مشرکین ان سے کہیں گے: تمہیں تمہارے ایمان نے کوئی فائدہ نہیں دیا کہ ہمیں اور تمہیں ایک ہی جگہ عذاب دیا جا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر غضب فرمائے گا اور داروغہِ جہنم کو حکم دے گا کہ دوزخ میں ایسے کسی شخص کو نہ چھوڑے جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا ہو۔ پس انہیں اس حال میں جہنم سے نکالا جائے گا کہ چہرے کے سوا (ان کے پورے جسم) جل کر سیاہ کوئلہ کی مانند ہو چکے ہوں گے اور ان کی آنکھوں میں نیلگوں نہیں ہوگا، پس انہیں نہرِ حیات پر لایا جائے گا تو وہ اس میں نہائیں گے، سو ہر قسم کی آزمائش اور تکلیف ان سے دور کر دی جائے گی پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ پس فرشتے ان سے کہیں گے: تمہیں مبارک ہو، تم اس جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ، پس انہیں (جنت میں) جہنمی کہہ کر بلایا جائے گا، پھر (کچھ عرصہ بعد) وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے تو وہ ان سے اس نام کو ختم فرما دے گا سو انہیں اس نام سے کبھی بھی نہیں بلایا جائے گا۔ پس جب وہ آگ سے نکلیں گے تو کافر کہیں گے: کاش ہم مسلمان ہوتے! اسی کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿کفار (آخرت میں مومنوں پر اللہ کی رحمت کے مناظر دیکھ کر) بار بار آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے﴾۔‘‘

---

(١) خوارزمي، جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١: ١٥٦

۳۔ امام اعظمؒ کی روایت کردہ اس حدیث میں بھی گناہگار مومنین کا حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کے سبب دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُخْرَجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الإِيْمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ يَزِيْدُ: فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ جَابِرٌ: إِقْرَأْ مَا قَبْلَهَا، ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾(۱)، إِنَّمَا هِيَ فِي الْكُفَّارِ.(۲)

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہلِ ایمان میں ایک قوم کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کے ذریعے دوزخ سے نکالا جائے گا، یزید الفقیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: بے شک اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: اور وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت سے پہلی آیت کو (بھی) پڑھ، جس میں ہے: ﴿بے شک جو لوگ کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں﴾ یہ آیت صرف کفار کے بارے میں ہے (کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ان کے لیے کوئی شفاعت کرنے والا نہ ہو گا)۔''

۴۔ ایک اور مقام پر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے اُمتیوں کو دوزخ سے نکالنے کا ذکر یوں فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي طَوِيْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي آتِي

www.MinhajBooks.com

(۱) المائدة، ۵: ۳۶

(۲) ۱۔ أبونعيم أصبهاني، مسند الإمام أبي حنيفة، ۱: ۲۶۰
۲۔ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۲: ۵۵
۳۔ آلوسي، روح المعاني، ۶: ۱۳۱

جَهَنَّمَ فَأَضْرِبُ بَابَهَا فَيُفْتَحُ لِيْ فَأَدْخُلُ فَأَحْمَدُ اللهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهُ أَحَدٌ قَبْلِيْ مِثْلَهُ، وَلَا يَحْمَدُهُ أَحَدٌ بَعْدِيْ. ثُمَّ أُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصًا، فَيَقُوْمُ إِلَيَّ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَيَنْتَسِبُوْنَ لِيْ فَأَعْرِفُ نَسَبَهُمْ وَلَا أَعْرِفُ وُجُوْهَهُمْ، وَأَتْرُكُهُمْ فِي النَّارِ.(۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں دوزخ کے پاس آ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا تو میرے لیے اسے کھول دیا جائے گا۔ پس میں اس میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نے کبھی نہیں کی ہوگی اور نہ میرے بعد ایسی کوئی اس کی حمد کرے گا۔ پھر میں اخلاص سے لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کہنے والوں کو دوزخ سے نکالوں گا۔ پس قریش کے چند لوگ میرے پاس آ کر مجھے اپنا نسب بتائیں گے تو میں ان کے نسب پہچان لوں گا لیکن ان کے چہرے نہ پہچانوں گا لہٰذا انہیں جہنم میں چھوڑ دوں گا۔‘‘

نیز اس حدیثِ مبارکہ میں گناہگار مومنین کے لئے شفاعت کا اثبات اور منافقین ومشرکین کے لئے شفاعت کی نفی کی گئی ہے۔

(۵) جنت میں درجات کی بلندی کے لئے شفاعت

حضور نبی اکرم ﷺ جنت میں اپنے اُمتیوں کے درجات کی بلندی کے لئے بھی شفاعت فرمائیں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت سے جنت میں ادنیٰ درجے کے مستحق اعلیٰ درجات پر فائز کر دیئے جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت قیامت کے ختم ہو جانے کے ساتھ ختم نہیں ہو گی بلکہ آپ ﷺ کی شفاعت جنت میں بھی جاری رہے گی۔ ہر ایک جنتی کو اس کے اعمال کے مطابق درجات عطا کر

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۴: ۵۰۳، رقم: ۳۸۵۷
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۷۹

دیئے جائیں گے۔ جنت کے مختلف درجات ہوں گے جو جس درجے کا مستحق ہو گا اُس درجہ میں اسے داخل کر دیا جائے گا۔ یہ تو عدل ہو گا لیکن پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے ان کے درجات بدل دیئے جائیں گے۔

جنت کے درجات

۱۔ جنت کے مختلف درجات کا ثبوت حضور نبی اکرم ﷺ کی اس حدیثِ مبارکہ سے ملتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَدْ هَلَکَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي فَإِنْ کَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْکِ عَلَيْهِ وَإِلَّا سَوْفَ تَرَی مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا: هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ کَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَی.(۱)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت اُم حارثہ رضي الله عنها حاضر ہوئیں جبکہ غزوہ بدر میں ایک تیر لگنے سے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تھے۔ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ کے ساتھ میرے دل کو کتنا لگاؤ ہے، لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی ورنہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ میں کرتی کیا ہوں۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: کیا تم پاگل ہو گئی ہو؟ کیا کوئی ایک ہی

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، کتاب الرقاق، باب صفة الجنّة والنار، ۵: ۲۴۰۱، رقم: ۶۱۹۹
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۶۴، رقم: ۱۳۸۱۳
۳۔ أبو يعلی، المسند، ۶: ۳۸۵، رقم: ۳۷۳۰
۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۴: ۲۰۳، رقم: ۱۹۳۲۰

جنت؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور تیرا بیٹا حارثہ فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔‘‘

امام بخاریؒ کی روایت کے الفاظ میں تو حضرت اُم حارثہ رضي الله عنها کے اس واقعہ کا یہیں تک ذکر ہے، مگر امام بیہقیؒ نے ایک اور طریق سے جو روایت بیان کی ہے اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے اور ان الفاظ کو امام بدر الدین عینی نے ’’عمدة القاری في شرح صحیح البخاری‘‘ میں بھی بیان کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

۲۔ قَالَ: فَانْصَرَفَتْ وَهِيَ تَضْحَکُ وَتَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ لَکَ يَا حَارِثَةُ. (۱)

’’راوی بیان کرتے ہیں: حضرت اُم حارثہ رضي الله عنها وہاں سے اس حال میں روانہ ہوئیں کہ وہ ہنستی جاتی تھیں اور (حالتِ وجد میں) کہتی جاتی تھیں: واہ حارثہ واہ، واہ حارثہ واہ۔‘‘

اس سے واضح ہوا کہ جنت کے کئی درجات ہوں گے۔ جنت میں مختلف لوگوں کو مختلف درجات عطا کیے جائیں گے۔ کسی کو محلات عطا کیے جائیں گے، کسی کو بڑے بڑے باغات عطا کیے جائیں گے اور وہاں کے محلات اور باغات اس دنیا سے دس دس گنا بڑے ہوں گے۔ حتی کہ جنت میں جو آخری شخص داخل ہو گا اور دوزخ سے جو آخری شخص نکلے گا اس کا ذکر بھی احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے۔ اس کو جنت کا جو آخری درجہ عطا کیا جائے گا وہ اس پوری دنیا سے دس گنا بڑا ہو گا۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا

---

(۱) ۱۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۷: ۳۶۳، رقم: ۱۰۵۹۰

۲۔ عيني، عمدة القاري في شرح صحيح البخاري، ۱۴: ۱۰۷

فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَکَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَکُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِکُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِکَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَکَانَ يَقُولُ ذَاکَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ سب سے آخر میں جہنم سے کون نکالا جائے گا یا سب سے آخر میں کون جنت میں داخل کیا جائے گا۔ یہ آدمی جہنم سے اُوندھے منہ نکالا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: جا جنت میں چلا جا۔ وہ جائے گا اور جنت میں جھانک کر دیکھے گا تو اسے گمان گزرے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ واپس لوٹ کر عرض گزار ہو گا: اے رب! وہ تو بھری ہوئی ہے۔ پس اس سے فرمایا جائے گا: جا جنت میں چلا جا۔ وہ دوبارہ جائے گا اور جنت میں جھانک کر دیکھے گا تو اسے پھر گمان گزرے گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے، پس وہ پھر واپس لوٹ کر عرض کرے گا: اے رب! میں نے تو وہ بھری ہوئی پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پھر فرمائے گا: جا اور جنت میں داخل ہو جا۔

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، کتاب الرقاق، باب صفة الجنّة والنّار، ۵: ۲۴۰۲، رقم: ۶۲۰۲

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الإيمان، باب آخر أهل النّار خروجا، ۱: ۱۷۳، رقم: ۱۸۶

۳۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الزهد، باب صفة الجنّة، ۲: ۱۴۵۲، رقم: ۴۳۳۹

۴۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۶: ۵۱۷، رقم: ۷۴۷۵

۵۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۴۶۰، رقم: ۴۳۹۱

جنت میں تیرا حصہ دنیا سے دس گنا بڑا ہے، یا تیرے لیے جنت میں دس دنیاؤں کے برابر جگہ ہے۔ (اس بات پر اسے یقین نہیں آئے گا، وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے گا اور) وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا: تُو مالکِ حقیقی ہو کر مجھے کیوں سامانِ تمسخر بناتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ (یہ بات بیان کر کے) حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں مبارک بھی نظر آنے لگیں اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: یہ تو اہلِ جنت کا سب سے کم درجہ ہے۔"

روزِ قیامت جنت میں ہر ایک کو جب اُس کے استحقاق کے مطابق درجہ عطا کر دیا جائے گا تو پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا پانچواں درجہ شروع ہوگا۔ یہاں مختلف رفاقتوں، سنگتوں، تعلقات اور روابط کا حیاء ہوگا۔ اِن چیزوں کو سامنے رکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر وہاں کم درجے والوں کو اُوپر والے درجوں میں بھیجا جائے گا۔ یہ درجات کی بلندی حضور نبی اکرم ﷺ، اہلِ بیتِ اطہار، صحابہ کرام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کی شفاعت سے ہوگی۔ یہ تمام گروہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے محبین، اپنے چاہنے والوں کی سفارش لے کر آئیں گے اور حضور نبی اکرم ﷺ ان کو اپنی شفاعت سے کم درجوں سے نکال کر بلند درجات میں داخل فرما دیں گے۔

۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ.(۱)

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ۳: ۱۱۸۸، رقم: ۳۰۸۳

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک جنتی لوگ اپنے اُوپر بالا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح اُفق میں مشرق یا مغرب کی جانب کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہوں، اس فرق کے باعث جو ان کے مقامات کے درمیان ہو گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! وہ تو انبیائے کرام کی منزلیں ہیں دوسرے وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔‘‘

(٦) خصوصی اعلانات اور وعدوں کا پورا فرمانا

اس مقام پر آپ ﷺ اپنے خصوصی وعدوں اور اعلانات کو پورا فرمائیں گے اور ان لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے جن کی شفاعت کا آپ ﷺ نے دنیا میں وعدہ فرمایا ہو گا۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث میں ان کا ذکر ہے۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَّهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

.... ۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الجنة صفة نعيمها وأهلها، باب ترائی أهل الجنة أهل الغرف كما يرى الكوكب في السّماء، ۴: ۲۱۷۷، رقم: ۲۸۳۱

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱: ۴۳۹، رقم: ۲۰۹

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء، ۱: ۲۲۲، رقم: ۵۸۹

۲۔ ترمذي، السنن، كتاب الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب ما يقول ـــــ

''جو شخص اذان سن کر یوں دعا مانگے گا: أَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ ﴿اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقام وسیلہ اور سب پر فضیلت مرحمت فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔﴾ ایسا کہنے والے کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہوگی۔''

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا.(۱)

''میرے اُمت میں سے جو کوئی بھی مدینہ طیبہ کی سختی اور شدت پر صبر کرے گا

...... الرجل إذا أذن المؤذن من الدعاء، ۱: ۴۱۳، رقم: ۲۱۱

۳۔ أبو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الدعاء عند الأذان، ۱: ۱۴۶، رقم: ۵۲۹

۴۔ نسائي، السنن، کتاب الأذان، باب الدعاء عند الأذان، ۲: ۲۷، رقم: ۶۸۰

۵۔ ابن ماجة، السنن، کتاب الأذان، باب ما یقال إذا أذن المؤذن، ۱: ۲۳۹، رقم: ۷۲۲

۶۔ بیهقي، السنن الکبری، ۴: ۱۷۴۹ ''وزاد إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، حَلَّتَ لَهُ شَفَاعَتِيْ۔''

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة والصبر علی لأوائها، ۲: ۱۰۰۴، رقم: ۱۳۷۸

۲۔ ترمذي، السنن، کتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب فی فضل المدینة، ۵: ۷۲۲، رقم: ۳۹۲۴

میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا یا اُس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنهما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ مِنْ سَائِرِ الْعَرَبِ، ثُمَّ الْأَعَاجِمُ، وَأَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُولُو الْفَضْلِ.(۱)

’’میں قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی اُمت میں سے اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا، پھر مرتبہ بمرتبہ قریب ترین قریشی کی، پھر انصار کی، پھر اس کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لایا اور میری اتباع کی، پھر باقی عرب، پھر تمام عجم کے مؤمنین کی اور میں جس کی سب سے پہلے شفاعت کروں گا وہ اہل فضل ہوں گے۔‘‘

۴۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنهما سے ہی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.(۲)

------ ۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۹۷، رقم: ۹۱۶۱

۴۔ ابن حبان، الصحيح، ۹: ۵۶، رقم: ۳۷۳۹

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۲: ۴۲۱، رقم: ۱۳۵۵۰

۲۔ ديلمي، مسند الفردوس، ۱: ۲۳، رقم: ۲۹

۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۸۰

(۲) ۱۔ دار قطني، السنن، ۲: ۲۷۸، رقم: ۱۹۴

۲۔ بيهقي، السنن الكبریٰ، ۵: ۲۴۵، رقم: ۱۰۰۵۳

۳۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۳: ۴۹۰، رقم: ۴۱۵۹

’’جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

۵۔ ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أَهْلُ الطَّائِفِ. (۱)

’’میں سب سے پہلے اپنی اُمت میں سے اہل مدینہ کی شفاعت کروں گا، پھر اہل مکہ اور پھر اہل طائف کی۔‘‘

۶۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا. (۲)

’’میرا جو اُمتی بھی دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے، اللہ تعالیٰ اُسے فقیہ اُٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَضَى لِأَخِيْهِ حَاجَةً، كُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِيْزَانِهِ فَإِنْ رَجَحَ وَإِلَّا شَفَعْتُ لَهُ. (۳)

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۲۳۰، رقم: ۱۸۲۷
۲۔ ابن عبد البر، الإستيعاب، ۳: ۱۰۰۷، رقم: ۱۷۰۵

(۲) ۱۔ بيهقي، شعب الإيمان، ۲: ۲۷۰، رقم: ۱۷۲۶
۲۔ ابن عبد البر، جامع بيان العلم و فضله، ۱: ۴۳، ۴۴

(۳) ۱۔ أبونعيم، حلية الأولياء، ۶: ۳۵۳
۲۔ قسطلاني، المواهب اللدنية، ۳: ۴۶۲

''جس کسی نے اپنے مومن بھائی کی دنیاوی حاجت پوری کی تو (روزِ محشر) میں اس کے میزان کے پاس کھڑا ہوں گا اگر اس کی نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوا تو ٹھیک، ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔''

اِس کے علاوہ بے شمار مقامات ایسے ہیں جن پر حضور نبی اکرم ﷺ نے شفاعت فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

۲۱۔ خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

قیامِ قیامت کا واحد مقصد شانِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار ہو گا۔ تمام بنی نوع انسان روزِ قیامت فقط اللہ رب العزت کی رضا کے متقاضی ہوں گے جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی رضا چاہتا ہو گا۔ قرآن مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰیO(۱)

''اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اِتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گےO''

۱۔ شافعِ روزِ جزا حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز بارگاہِ خداوندی میں گریہ وزاری کر رہے تھے۔ ربِ کائنات نے جبریل امین علیہ السلام کو بھیجا کہ اِس کی وجہ دریافت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بارگاہِ خداوندی میں اپنی اُمت کے لئے گریہ و زاری کر رہا ہوں۔ حضور ﷺ کے اس جواب پر ربِ کائنات نے فرمایا: اے جبریل! میرے حبیب سے کہہ دے:

إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ.(۲)

---

(۱) الضحی، ۹۳:۵

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، ۱: ۱۹۱، رقم: ۲۰۲

''ہم عنقریب آپ کو آپ کی اُمت کے حق میں راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔''

۲۔ امام خازنؒ (۷۲۵ھ) نے اِس آیت کے تحت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول درج کیا ہے:

هي الشفاعة في أمته حتّی يرضی.(۱)

''اس سے مراد حضور ﷺ کا اُمت کے حق میں شفاعت کرنا ہے یہاں تک کہ حضور ﷺ راضی ہو جائیں گے۔''

۳۔ جب مذکورہ بالا آیت اُتری تو تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا:

وَاللهِ، لَا أَرْضَی وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ.(۲)

''اللہ کی قسم! میں اُس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک اُمتی بھی دوزخ میں ہوگا۔''

۴۔ روزِ محشر حضور ﷺ کی شفاعت کا در کھلا ہو گا، آپ ﷺ شفاعت فرماتے جائیں گے یہاں تک کہ ارشادِ خداوندی ہو گا: محبوب! کیا راضی ہو گئے ہیں؟ آپ ﷺ

...... ۲۔ نسائي، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۷۳، رقم: ۱۱۲۶۹

۳۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۱۳۸، رقم: ۴۱۵

۴۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۸: ۳۶۷، رقم: ۸۸۹۴

۵۔ بيهقي، شعب الايمان، ۱: ۲۸۳

(۱) خازن، لباب التأويل في معاني التنزيل، ۴: ۳۸۶

(۲) ۱۔ رازي، تفسير الکبير، ۳۱: ۱۹۲

۲۔ قرطبي، الجامع لأحکام القرآن، ۲۰: ۹۶

۳۔ محلی، سيوطي، تفسير الجلالين: ۸۱۲

جواب دیں گے:

نَعَمْ، رَضِيْتُ. (۱)

’’جی، (میرے مولا!) میں راضی ہوگیا ہوں۔‘‘

روزِ قیامت حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے سونے کا منبر بچھایا جائے گا لیکن آپ ﷺ اپنی اُمت کی خاطر اُس پر تشریف فرما نہیں ہوں گے بلکہ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے پوچھے گا: ما ترید أن أصنع بأمّتک۔ ’’اے محبوب! آپ کیا چاہتے ہیں کہ آپ کی اُمت سے کیا سلوک کیا جائے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ سے یہ پیار بھرا سوال فرمانا آپ ﷺ کو آپ کی اُمت کے بارے میں مکمل اختیار عطا فرمانے کے لئے ہوگا اور اُمت محمدی کا حساب رضائے مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہوگا۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لِلْأَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰی مِنْبَرِي لَا أَجْلِسُ عَلَيْهِ أَوْ لَا أَقْعُدُ عَلَيْهِ، قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي مَخَافَةً أَنْ يَبْعَثَ بِي إِلَی الْجَنَّةِ وَيَبْقٰی أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُوْلُ اللهُ ﷻ: يَا مُحَمَّدُ! مَا تُرِيْدُ أَنْ أَصْنَعَ بِأُمَّتِکَ؟ فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ، فَيُدْعٰی بِهِمْ فَيُحَاسَبُوْنَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَمَا أَزَالُ

---

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۳۰۷، رقم: ۲۰۶۲

۲۔ هندي، کنز العمال، ۱۴: ۶۳۷، رقم: ۳۹۷۵۸

أَشْفَعُ حَتَّى أُعْطٰى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَآتِي مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ! مَا تَرَكْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّکَ فِيْ أُمَّتِکَ مِنْ بَقِيَّةٍ.(۱)

"(محشر کے دن) تمام انبیاء کے لئے سونے کے منبر (لگے) ہوں گے، (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) وہ اُن پر جلوہ افروز ہوں گے جبکہ میرا منبر (خالی) رہے گا، میں اُس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے پروردگار کی بارگاہِ اقدس میں کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دیا جائے اور میرے بعد میری اُمت (بے یار و مددگار) رہ جائے۔ چنانچہ میں بارگاہِ خداوندی میں عرض پرداز ہوں گا: میری اُمت! میری اُمت! اللہ سبحانہ وتعالیٰ پوچھے گا: اے (پیارے) محمد! آپ کی مرضی کیا ہے؟ آپ کی اُمت کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے؟ میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! ان (میری امت) کا حساب جلد فرما دے۔ پس اُنہیں بلایا جائے گا، ان کا حساب ہو گا ان میں سے کچھ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے اور کچھ میری شفاعت سے، یہاں تک کہ میں (اپنی امت کے) ان افراد (کی رہائی) کا پروانہ بھی حاصل کرلوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جا چکا ہو گا۔ اور جہنم کا داروغہ عرض کرے گا: یا محمد (صلی اللہ علیك وسلم)! آپ نے اپنی امت میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہیں رہنے دیا کہ جس پر آپ کا رب ناراض ہو۔"

(۱) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۱: ۱۳۵، رقم: ۲۲۰
۲۔ طبراني، المعجم الاوسط، ۳: ۲۰۸، رقم: ۲۹۳۷
۳۔ طبراني، المعجم الكبير، ۱۰: ۳۱۷، رقم: ۱۰۷۷۱
۴۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۳۸۰
۵۔ منذري، الترغيب والترهيب، ۴: ۲۴۱، رقم: ۵۵۱۵

۲۲۔ عظمت و شرف اور جنت کی کُنجیاں عطا کیا جانا

جس طرح دنیا میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دیں اِسی طرح آخرت میں بھی عظمت و جنت کی کنجیاں آپ ﷺ کو عطا کر دی جائیں گی اور وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہوں گی۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي.(۱)

’’روزِ قیامت عظمت و بزرگی اور جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔‘‘

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَإِلَيَّ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.(۲)

’’روزِ قیامت جنت کی کنجیاں میرے ہی ہاتھ میں ہوں گی اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔‘‘

۲۳۔ جنت کے اِفتتاح کا اِعزاز

جنت کے دروازے کو سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کھولیں گے، اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے کا اعزاز بھی آپ ﷺ ہی کو حاصل ہو گا۔

(۱) ۱۔ دارمي، السنن، المقدمه، باب ما أعطي النّبي ﷺ من الفضل، ۱: ۳۹، رقم: ۴۸

۲۔ بغوي، شرح السنه، ۱۳: ۲۰۳، رقم: ۳۶۲۴

۳۔ بيهقي، دلائل النبوة، ۵: ۴۸۴

(۲) سيوطي، الخصائص الكبرىٰ، ۲: ۳۸۸

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ. (۱)

''سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔''

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُوْلُ: بِکَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَکَ. (۲)

''روزِ محشر میں جنت کے دروازے پر آ کر دستک دوں گا، دربانِ جنت دریافت کرے گا: آپ کون ہیں؟ میں اُسے جواب دوں گا: میں محمد ہوں، وہ کہے گا: مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی اور کے لئے نہ کھولوں۔''

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الإیمان، باب في قول النبي ﷺ أنا أوّل النّاس یشفع في الجنة وأنا أکثر الأنبیاء تبعا، ۱: ۱۸۸، رقم: ۱۹۶
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۴، رقم: ۱۳
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۴۰۱، رقم: ۶۴۸۰، ۶۴۸۰
۴۔ أبویعلی، المسند، ۷: ۴۹، رقم: ۳۹۶۴
۵۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۱۰۱، ۱۰۹، رقم: ۳۲۵

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، باب في قول النبي ﷺ أنا أوّل النّاس یشفع في الجنة وأنا أکثر الأنبیاء تبعا، ۱: ۱۸۸، رقم: ۱۹۷
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۳۶
۳۔ أبوعوانة، المسند، ۱: ۱۳۸، رقم: ۴۱۸
۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۳۷۹، رقم: ۱۲۷۱

وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّکُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ.(۱)

''سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اِسے کھولے گا اور مجھے اِس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر وغریب مومن ہوں گے اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔''

۴۔ حضرت عمرو بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَآتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا، فَيَقُولُونَ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: أَنَا مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُونَ.(۲)

''قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا (شخص) میں ہوں گا اور مجھے اِس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، کتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ۵:۵۸۷، رقم: ۳۶۱۶
۲۔ دارمي، السنن، المقدمه، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۳۹، رقم: ۴۷
۳۔ ابن کثير، تفسير القرآن العظيم، ۱: ۵۶۰

(۲) ۱۔ دارمي، السنن، المقدمه، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۴۱، رقم: ۵۲
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۴۴، رقم: ۱۲۴۹۱
۳۔ بيهقي، شعب الايمان، ۲: ۱۸۱، رقم: ۱۴۸۹
۴۔ مقدسي، الأحاديث المختارة، ۶: ۳۳، رقم: ۲۲۴۵
۵۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۴۹

اُس کا کُنڈا پکڑوں گا۔ فرشتے پوچھیں گے: کون؟ میں کہوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں۔ پس میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔‘‘

۵۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كُلُّهُمْ حَتَّى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي. (۱)

’’بیشک جنت میں تمام انبیاء کا داخلہ اُس وقت تک روک دیا گیا، جب تک کہ میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور جنت میں دیگر تمام اُمتوں کا داخلہ حرام ہے جب تک کہ میری اُمت جنت میں داخل نہ ہو جائے۔‘‘

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ. (۲)

’’میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔‘‘

۲۴۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ کا استقبال

روزِ قیامت جب حضور نبی اکرم ﷺ شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے چلیں گے تو باری تعالیٰ خود بڑھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کا استقبال فرمائے گا۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی شان اور مقام کے اظہار کے لئے ہوگا۔

(۱) ۱۔ طبراني، المعجم الاوسط، ۱: ۲۸۹، رقم: ۹۴۲
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۱۰: ۶۹
۳۔ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۱: ۳۹۲

(۲) ۱۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۸: ۲۶۱
۲۔ منذري، الترغيب والترهيب، ۳: ۲۳۶، رقم: ۳۸۴۲

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأُعْطَى لِوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَآتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَآخُذُ بِحَلْقَتِهَا فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ هٰذَا؟ فَأَقُوْلُ أَنَا مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي فَأَدْخُلُ فَأَجِدُ الْجَبَّارَ مُسْتَقْبِلِي فَأَسْجُدُ لَهُ فَيَقُوْلُ: ارْفَعْ رَأْسَکَ يَا مُحَمَّدُ، وَتَکَلَّمْ يُسْمَعْ مِنْکَ، وَقُلْ يُقْبَلْ مِنْکَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ...... (۱)

’’میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کے سر کے اُوپر سے روزِ قیامت زمین کو ہٹایا جائے گا اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہہ رہا، روزِ قیامت میں لواءِ حمد کا اٹھانے والا ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور میں روزِ قیامت تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور روزِ قیامت میں ہی جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گا اور یہ فخر یہ نہیں کہتا، میں جنت کے دروازے پر آؤں گا تو مجھ سے پوچھا جائے گا: کون؟ میں جواب دوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں۔ پس میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ میں جنت میں داخل ہوں گا تو اپنے جبار رب کو اپنے استقبال کے لئے موجود پاؤں گا۔ میں اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ رب العزت فرمائے گا: اے محمد! اپنا سرِ انور اٹھایئے اور کلام کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی، کہیے آپ کا کہا قبول کیا جائے گا، شفاعت کیجئے

(۱) ۱۔ دارمي، السنن، المقدمة، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱: ۴۱، رقم: ۵۲
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۴۴، رقم: ۱۲۴۹۱
۳۔ ابن منده، الإيمان، ۲: ۸۴۶، رقم: ۸۷۷

آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔۔۔‘‘

۲۔ قاضی عیاضؒ (م ۵۴۴ھ) نے اپنی کتاب ’’الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ‘‘ میں اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کیا ہے اور یہی الفاظ امام مروزیؒ (م ۲۹۴ھ) نے اپنی کتاب ’’تعظیم قدر الصلاۃ‘‘ میں روایت کیے ہیں:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْفَلِقُ الْأَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تُفْتَحُ لَهُ الْجَنَّةَ وَلَا فَخْرَ، فَآتِي فَآخِذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، فَيُفْتَحُ لِي، فَيَسْتَقْبِلُنِي الْجَبَّارُ تَعَالَی، فَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا......(۱)

’’میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کے سر کے اُوپر سے زمین کو ہٹایا جائے گا اور میں یہ بطورِ فخر نہیں کہہ رہا، میں روزِ قیامت تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور یہ فخریہ نہیں کہتا، روزِ قیامت لواءِ حمد میرے ہاتھ میں ہو گا، میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور یہ بات میں فخریہ نہیں کہتا، میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے پکڑ لوں گا۔ مجھ سے پوچھا جائے گا: کون؟ میں جواب دوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں۔ میرے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ الجبار میرا استقبال فرمائے گا۔ میں اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔......‘‘

۳۔ امام ابو یعلی نے اس روایت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقْرَعُ بَابُ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ بَابٌ مِنْ

(۱) ۱۔ قاضي عياض، الشفا بتعريف حقوق المصطفی ﷺ: ۲۷۷
۲۔ مروزي، تعظيم قدر الصلاة: ۲۷۸

ذَهَبٍ وَحَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَيَسْتَقْبِلُنِي النُّورُ الْأَكْبَرُ فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَأُلْقِي مِنَ الثَّنَاءِ عَلَى اللهِ مَا لَمْ يَلْقِ أَحَدٌ قَبْلِي فَيُقَالُ لِي: إِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.......(۱)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازہ پر دستک دوں گا۔ جنت کا دروازہ کھولا جائے گا جو کہ سونے کا ہوگا اور اس کی زنجیر چاندی کی ہوگی۔ پس نورِ اکبر (اللہ رب العزت) بڑھ کر میرا استقبال فرمائے گا، میں فوراً سجدہ ریز ہو جاوں گا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے وہ کلمات ادا کروں گا جو اس سے پہلے کسی نے ادا نہیں کیے ہوں گے۔ مجھ سے کہا جائے گا: اے حبیب! اپنا سرِ انور اٹھایئے، مانگیے عطا کیا جائے گا، کہیے سنا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔......''

اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب کا استقبال فرمانا، لطف و کرم، محبت اور فضل و احسان کے اظہار کے لئے ہے اور آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا سجدے میں گر جانا شانِ عبدیت کے اظہار کے لئے ہوگا۔

۲۵۔ حوضِ کوثر کا عطا کیا جانا

حضور نبی محتشم ﷺ کو عطا کئے جانے والے انفرادی اور امتیازی خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو جنت الفردوس کی ایک خاص نہر، کوثر عطا کی گئی ہے، یہ نہر میدان محشر میں واقع ایک حوض میں گرتی ہے جسے حوضِ کوثر کہتے ہیں، اِس نہر کے جام اتنے ہیں کہ جتنے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے، اِس کے پانی کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ جو شخص اِسے پی لے گا اُسے کبھی پیاس نہیں ستائے گی۔

اِرشادِ ربانی ہے:

(۱) أبو يعلى، المسند، ۷: ۱۵۸، رقم: ۴۱۳۰

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ○[1]

”بیشک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے○“

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، اچانک آپ ﷺ کو اُونگھ آ گئی، پھر تبسم فرماتے ہوئے سر انور اُوپر اُٹھایا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے تبسم فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، پھر آپ ﷺ نے سورۃ الکوثر کی تلاوت فرمائی، جب تلاوت فرما چکے تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عزوجل عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ.[2]

”یہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اور اس میں بہت زیادہ خیر ہے، وہ ایک حوض ہے جس پر روزِ قیامت میری اُمت (اپنی پیاس بجھانے کے لیے) آئے گی، اُس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔“

---

(۱) الكوثر، ۱۰۸: ۱

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الصلاة، باب حجة من قال البسملة آية من أوّل كلّ سورة سوى براءة، ۱: ۳۰۰، رقم: ۴۰۰

۲۔ أبو داود، السنن، كتاب السنة، باب في الحوض، ۴: ۲۳۷، رقم: ۴۷۴۷

۳۔ نسائي، السنن، كتاب الإفتتاح، باب القراءة، ۲: ۱۳۳، رقم: ۹۰۴

۴۔ نسائي، السنن الكبرىٰ، ۶: ۵۲۳، رقم: ۱۱۷۰۲

۵۔ بيهقي، السنن الكبرىٰ، ۲: ۴۳، رقم: ۲۲۰۸

کوثر کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے امام رازیؒ (م۶۰۶ھ) ''**التفسیر الکبیر** (۱۲۴:۳۲)'' میں لکھتے ہیں:

''اِس نہر کو کوثر سے اِس لیے موسوم کیا گیا ہے کیونکہ اس میں جنت کی دیگر نہروں کے مقابلے میں پانی اور خیر کی کثرت ہے، یا اس لیے کہ جنت کی نہریں اس سے پھوٹتی ہیں، یا اس لیے کہ اس سے پینے والے کثیر ہوں گے، یا اس لیے کہ اس میں منافع کثیر ہیں۔''

احادیثِ مبارکہ میں کوثر کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت کی سیر کر رہا ہوں گا، سیر کرتے کرتے میں ایک نہر پر پہنچوں گا، اس نہر کے کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد ہوں گے۔ میں جبرِیلِ امین (علیہ السلام) سے سوال کروں گا کہ یہ کیا ہے۔ اس پر وہ عرض گزار ہوں گے:

هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ. (۱)

''(یا رسول اللہ!) یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے۔''

۳۔ مذکورہ حدیث ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب في الحوض، ۵: ۲۴۰۶، رقم: ۶۲۱۰

۲۔ ترمذي، السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الكوثر، ۵: ۴۴۹، رقم: ۳۳۵۹

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۴: ۳۹۱، رقم: ۶۴۷۴

۴۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۹۱، رقم: ۱۳۰۱۲

۵۔ أبو يعلى، المسند، ۵: ۲۵۷، رقم: ۲۸۷۶

الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ.(۱)

’’یہ وہ (نہر) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔‘‘

۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

نَهَرٌ أُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ.(۲)

’’کوثر ایک نہر ہے جو تمہارے نبی کو عطا کی جائے گی اُس کے دونوں کناروں پر خولدار موتی ہوں گے اور نہر کے جام (آسمان کے) ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔‘‘

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے انصار کے لئے فرمایا:

فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.(۳)

---

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، كتاب السنة، باب في الحوض، ۴: ۲۳۷، رقم: ۴۷۴۸

۲۔ نسائي، السنن الكبرىٰ، ۶: ۵۲۳، رقم: ۱۱۷۰۶

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۳۱، رقم: ۱۳۴۴۹

۴۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۱: ۱۵۲، رقم: ۲۶۶

۵۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۳: ۱۸۸، رقم: ۲۸۸۵

(۲) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب سورة إنا أعطينك الكوثر، ۴: ۱۹۰۰، رقم: ۴۶۸۱

۲۔ ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، ۴: ۵۵۷

۳۔ عسقلاني، فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ۸: ۷۳۲

(۳) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب قول النبي ﷺ للأنصار ـــــ

''تم روزِ قیامت انتظار کرنا یہاں تک کہ حوضِ (کوثر) پر تمہاری مجھ سے ملاقات ہوگی۔''

۶۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. (۱)

''میں حوض کوثر پر تمہارا منتظر ہوں گا، جو شخص حوض پر آئے گا اور اُس میں سے پی لے گا اُسے کبھی پیاس نہیں ستائے گی۔''

۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! حوض کوثر کے برتنوں کی تعداد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَ كَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ

.... اصبروا حتّى تلقوني على الحوض، ۳: ۱۳۸۱، رقم: ۳۵۸۱

۲۔ بخاري، الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ۴: ۱۵۷۴، رقم: ۴۰۷۵

۳۔ مسلم، الصحيح، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام وتصبر من قوي إيمانه، ۲: ۷۳۹، رقم: ۱۰۶۱

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا وصفاته، ۴: ۱۸۹۳، رقم: ۲۲۹۰

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۳۳

۳۔ روياني، المسند، ۲: ۱۹۲، رقم: ۱۰۲۲

بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ.(۱)

’’قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے، حوضِ (کوثر) کے برتنوں کی تعداد آسمانوں کے ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے زیادہ ہے؛ اس رات کے ستارے جو اندھیری ہو اور اس رات میں بادل بھی نہ ہوں، جو اس سے پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں ستائے گی یعنی وہ پیاسا نہیں رہے گا۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے گرتے ہیں، جو اس (حوضِ کوثر) سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہو گا۔ اس (حوض) کا عرض اس کے طول جتنا ہے؛ جتنا عمان سے لے کر ایلہ تک کا درمیانی فاصلہ ہے، (حوض کوثر کا) پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔‘‘

اِن احادیثِ مبارکہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے روزِ قیامت مقام ومرتبہ کا صحیح اندازہ ہوجاتا ہے۔ اس حوالے سے امام قسطلانیؒ (م۹۲۳ھ) نے ’’المواهب اللدنية‘‘ میں بڑی ایمان افروز بحث کی ہے۔ جو یہاں پیشِ خدمت ہے۔

عن محدوج بن زيد الهذلي أن النبي ﷺ قال: لعلي: أما علمت يا علي أنه أول من يدعى به يوم القيامة بي، فأقوم عن يمين العرش في ظله، فأكسى حلة خضراء من حلل الجنة، ثم يدعى بالنبيين بعضهم على أثر بعض، فيقومون سماطين عن يمين العرش ويكسون حللاً خضراً من حلل الجنه، ألا وإنّ أمتي أوّل

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا وصفاته، ۴: ۱۷۹۸، رقم: ۲۳۰۰

۲۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الحوض، ۲: ۱۴۳۸، رقم: ۴۳۰۲

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۶: ۲۲۵، رقم: ۷۲۴۱

يحاسبون يوم القيامة، ثم أبشر، فأوّل من يدعى بک، فيدفع لک لوائي وهو لواء الحمد، فتسير به بين السماطين، آدم و جميع خلق الله تعالٰی يستظلون بظل لوائي يوم القيامة وطوله مسيرة ألف سنة وستمائة سنة وبسنانه ياقوتة حمراء، قبضته فضة بيضاء، زجه درة خضراء، له ثلاث ذوائب من نور، ذؤابة في المشرق وذؤابة في المغرب، والثالثة في وسط الدنيا، مكتوب عليه ثلاثة أسطر الأول: بسم الله الرحمن الرحيم، والثاني: الحمد لله رب العالمين، والثالث: لا إله إلا الله محمد رسول الله، طول کل سطر ألف سنة، وعرضه مسيرة ألف سنه، فتسير باللواء والحسن عن يمينک، والحسين عن يسارک، حتّی تقف بيني وبين إبراهيم عليه السلام في ظل العرش، ثم تکسي حلة من الجنّة والسماطان من النّاس والنخل الجانبان.[1]

’’حضرت محدوج بن زید الہذلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ قیامت کے دن جسے سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ میں ہوں گا؟ میں عرش کے سائے کے دائیں جانب سے اُٹھوں گا۔ پھر مجھے جنت کی سبز پوشاکوں میں سے ایک پوشاک پہنائی جائے گی۔ پھر بعض انبیاء کو بلایا جائے گا جو یکے بعد دیگرے آتے جائیں گے اور وہ عرش کے دائیں جانب دوصفوں میں کھڑے ہو جائیں گے اور انہیں بھی جنت کی پوشاکوں میں سے سبز پوشاکیں پہنا دی جائیں گی۔ تمہیں

(۱) ۱۔ قسطلانی، المواهب اللدنية، ۳: ۴۳۹
۲۔ أحمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۶۲، ۶۶۳

یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ بے شک قیامت کے دن تمام اُمتوں سے پہلے میری اُمت کا حساب ہوگا۔ پھر آپ کو خوشخبری ہو میں ہی ہوں جسے سب سے پہلے بلایا جائے گا پھر آپ کو میرا جھنڈا پہنچا دیا جائے گا اور وہ لواء الحمد ہوگا اور آپ اسے لے کر دونوں صفوں کے درمیان چلیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور باقی تمام مخلوق قیامت کے دن میرے جھنڈے کے سائے تلے ہوگی۔ اس کی لمبائی ایک ہزار چھ سو سال کی مسافت پر محیط ہوگی اور اس کے کناروں پر سرخ یاقوت (جڑے) ہوں گے اور اس کا دستہ سفید چاندی کا ہوگا۔ اِس کی نوکیں سبز موتیوں کی ہونگی اور اس سے نور کی تین شعاعیں نکل رہی ہونگی ایک مشرق کی طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور دوسری مغرب کی طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور اسکی تیسری شعاع وسط دنیا پر پھیلی ہوئی ہوگی اور اس (جھنڈے) پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گی۔ اس کی پہلی سطر پر **بسم اللہ الرحمن الرحیم** لکھا ہوا ہوگا، دوسری سطر پر **الحمد للہ رب العالمین** لکھا ہوا ہوگا اور تیسری سطر پر **لا إله إلا الله محمد رسول الله** لکھا ہوگا۔ ہر سطر کی لمبائی ایک ہزار سال کی مسافت جتنی ہوگی اور اسکی چوڑائی ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر ہوگی اور آپ اس جھنڈے کو لے کر چلیں گے اور آپ کے دائیں جانب حسن اور بائیں جانب حسین ہوں گے۔ یہاں تک کہ آپ میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان عرش کے سائے میں کھڑے ہوں گے۔ پھر آپ کو بھی جنتی پوشاک پہنائی جائے گی اور عرش کے دونوں جانب انسانوں اور کھجوروں کی قطاریں ہوں گی۔‘‘

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ، چنیدہ اور محبوب بندے ہیں کہ جن کی خاطر نہ صرف یہ عالم کون و مکان برپا کیا گیا بلکہ آخرت بھی آپ ﷺ کی شانِ رفعت وعظمت کے عیاں کرنے کی جگہ ٹھہرائی گئی۔ لہٰذا قیامت کے قیام کا واحد مقصد شانِ مصطفیٰ ﷺ کا اظہار ہوگا۔

مآخذ و مراجع

www.MinhajBooks.com

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **آجری،** ابوبکرمحمد بن حسین بن عبداللہ بغدادی (م ۳۶۰ھ)۔ **الشریعۃ۔** ریاض، سعودی عرب: دارالوطن، ۱٤۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۳۔ **آجری،** ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ بغدادی (م ۳۶۰ھ)۔ **الشریعۃ۔** لاہور، پاکستان: أنصار السنۃ المحمدیۃ۔

۴۔ **آلوسی،** ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (۱۲۷۰ھ)۔ **روح المعاني فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثاني۔** بیروت، لبنان: دارالاحیاء التراث۔

۵۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۶۔ **احمد بن حنبل،** ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۷۔ **بخاری،** ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۸۔ **بزار،** ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۹۔ **بغوی،** ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل۔** بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ دلائل النبوۃ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۴۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۵۔ **ابن تیمیہ**، ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام الحرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاویٰ۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۶۔ **ابن تیمیہ**، ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام الحرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ الفتاویٰ الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ۔

۱۷۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۱۸۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفیٰ ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۱۹۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد(۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۰۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۲۱۔ **خازن**، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل (۶۷۸۔۷۴۱ھ/ ۱۲۷۹۔ ۱۳۴۰ء)۔ لباب التأویل فی معانی التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ + دار الکتب العلمیہ۔

۲۲۔ **خلال**، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید خلال (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ۱۴۱۰ھ۔

۲۳۔ **خوارزمی**، ابو المؤید محمد بن محمود (۵۹۳۔۶۶۵ھ)۔ جامع المسانید لأبی حنیفۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ

۲۴۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۵۔ **دار قطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ / ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۲۶۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۷۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ الفردوس بمأثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۲۸۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ العلو للعلي الغفار۔ ریاض،

سعودی عرب، مکتبۃ أضواء السلف، ۱۹۹۵ء۔

۲۹۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۳۰۔ **رویانی**، ابو بکر فی بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۳۱۔ **سمعانی**، ابو مظفر منصور بن محمد بن عبد الجبار (۴۲۶۔۴۸۹ھ)۔ **التفسیر**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۳۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء) + **محلی**، جلال الدین محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم (۷۹۱۔۸۶۴ھ/ ۱۳۸۹۔۱۴۵۹ء)۔ **تفسیر الجلالین**۔ بیروت لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۳۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۳۴۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ + دار احیاء التراث العربی۔

۳۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر الجامع بین فنّی الروایۃ والدرایۃ من علم التفسیر**۔ مصر: شرکۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ، ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۳۶۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**

الجامع بين فنّى الرواية والدراية من علم التفسير۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۳۷۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۸۔ **صالحی**، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (م۹۴۲ھ/۱۵۳۶ء)۔ سبل الهدىٰ والرشاد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۳۹۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۴۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔

۴۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۴۲۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البيان عن تأويل أي القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۴۳۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۴۴۔ **ابن عباس**، صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ (م۶۸ھ)۔ تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۵۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۴۶۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستيعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۴۷۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۴۸۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ جامع بيان العلم وفضله۔ لبنان، بیروت: دار ابن حزم، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۴۹۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الهادی بن عبد الغنی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ كشف الخفاء ومزيل الإلباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۵۰۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری۔ قاہرہ، مصر: دار الحدیث+ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۱۔ **ابن عطیہ**، قاضی ابو محمد عبد الحق بن غالب اندلسی (م ۵۴۶ھ)۔ المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۲۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/ ۱۳۶۱۔۱۴۵۱ء)۔ عمدة القاري شرح صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۵۳۔ **قاسمی**، محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم بن صالح بن اسماعیل الدمشقی (۱۲۸۳۔۱۳۳۲ھ/ ۱۸۶۶۔۱۹۱۴ء)۔ محاسن التأويل۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۵۴۔ **قاضی ثناء اللہ پانی پتی** (۱۱۴۳۔۱۲۲۵ھ)۔ تفسیر المظهری۔ بیروت، لبنان:

دار احیاء التراث العربی + کوئٹہ، پاکستان: بلوچستان بک ڈپو۔

۵۵۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ **الشفا بتعریف حقوق المصطفی**۔ بیروت، لبنان: دار الفیحاء + دمشق، شام: مکتبۃ الغزالی، ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء۔

۵۶۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحيٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۵۷۔ **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ **اِرشاد الساري لشرح صحیح البخاري**۔ مصر: مطبعہ کبریٰ امیریہ، ۱۳۰۴ھ۔

۵۸۔ **قسطلانی**، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ **المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء + دار الکتب العلمیہ۔

۵۹۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی الجوزیہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ **إجتماع الجیوش الإسلامیة علی غزو المعطلة والجهمیة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۶۰۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة والنهایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۶۱۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن ضوء بن زرع بصروی (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/

۱۹۸۰ء+ دار طیبہ للنشر والتوزیع۔

۶۲۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن ضوء بن زرع بصروی (۷۰۱۔ ۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ لاہور، پاکستان: امجد اکیڈمی اردو بازار، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء۔

۶۳۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۶۴۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۶۵۔ **ابن مبارک**، ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔ ۷۹۸ء)۔ **کتاب الزهد ویلیه کتاب الرقائق**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۶۔ **مروزی**، ابوعبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلاۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۶۷۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد القشیری النیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۶۸۔ **مقدسی**، شیخ ضیاء الدین ابوعبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن عبد الرحمان حنبلی مقدسی (۵۶۷۔۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکۃ المکرّمۃ، مکتبۃ النہضۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۶۹۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۷۰۔ **منذری**، ابومحمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔

۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغيب والترهيب من الحديث الشريف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۷۱۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۷۲۔ **نسائی**، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۳۔ **نسفی**، عبداللہ بن محمود بن احمد نسفی (۷۱۰ھ)۔ مدارک التنزیل وحقائق التأویل۔ بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی۔

۷۴۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۷۵۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ مسند الإمام أبي حنيفة۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

۷۶۔ **ہندی**، حسام الدین، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

۷۷۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۷۸۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔

۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن اِلٰی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۹۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۸۰۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم والاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

www.MinhajBooks.com